39189 ـ کیا سائڈ پر بال رکھنے والی حدیث " مائل ہونے اور مائل کرنے والیاں " میں شامل ہوتی ہے ؟

سوال

کیا حدیث میں مائل ہونے اور مائل کرنے والی عورتوں سے مقصود بال جمع کر کے ایک سائڈ پر رکھنا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دو قسمیں جہنمیوں کی ایسی ہیں جو میں نے نہیں دیکھیں وہ آدمی جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں کو مارینگے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہن رکھا ہو گا، لیکن ننگی ہونگی، وہ مائل ہونے اور دوسروں کی طرف مائل ہونےوالیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہونگے، نہ تو وہ جنت میں داخل ہونگی، اور نہ ہی اس کی خوشبو ہی پائینگی "

علماء کرام نے درج ذیل فرمان نبوی:

" خود مائل ہونے والیاں، اور دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں "

میں چار توجیہات بیان کی ہیں:

پہلی:

مائلات: وہ عفت و عصمت اور استقامت سے ہٹی اور مائل ہونگی، یعنی ان کے ہاں ایسی معاصی و برائیاں ہونگی جس طرح ايك فاحشہ عورت کی ہوتی ہیں، یا پھر وہ فرائض نماز وغیرہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتی ہونگی.

اور ممیلات: یعنی دوسروں کی شر و برائی اور فساد کی طرف مائل کرنے والیاں ہونگی، لہذا ان کےافعال اور اقوال کی بنا پر دوسرے لوگ فساد و فتنہ اور معاصی و برائی کی طرف مائل ہونگے، اور اپنے عدم ایمان یا ایمان کی کمزوری و قلت کی بنا پر فحش کام کرینگے.

دوسری:

مائلات: یعنی اپنی چال میں مائل ہونگی اور لہك لہك كر چلیں گی، اور ممیلات اپنے كندھوں كو مائل كرینگی.

تیسری:

وہ مردوں كی جانب مائل ہونگی، اور انكے بناؤ سنگھار اور زینت وغیرہ ظاہر كرنے كی بنا پر مرد ان كی جانب مائل ہونگے.

چوتھی:

مائلات: یعنی وہ ٹیڑھی كنگھی كرینگی، جو كہ فاحشہ عورتوں كی كنگھی ہوتی ہے.

ممیلات: ان كے علاوہ دوسرے اس طرح كی كنگھی كر كے بال بنائینگے.

كنگھی سے مراد یہ ہے كہ سر كے درمیان كی بجائے سر كی ایك طرف مانگ نكال كر ایك طرف زیادہ اور دوسری طرف كم بال كیے جائیں، جو كہ دور جاہلیت میں فاحشہ عورتوں كا شعار اور علامت تھی.

بعض اہل علم كہتے ہیں كہ: نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے فرمان:

" مائلات ممیلات " سے مراد یہی ہے، لیكن شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" صحیح یہ ہے كہ مائلات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے اوپر واجب شرم و حیاء اور دین سے مائل ہوں اور ہٹی ہوئی ہوں، اور ممیلات یعنی دوسروں كو اس سے مائل كرنے والیاں "

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" المائلۃ عمومی میلان كے معنی میں ہے، لباس یا شكل و صورت، یا كلام وغیرہ میں صراط مستقیم سے ہٹی ہوئی ہوں.

اور ممیلات: وہ عورتیں جو دوسروں كو مائل كریں، اور یہ اس طرح ہے كہ عورتوں كا ایسی اشیاء استعمال كرنا جس میں فتنہ و فساد ہو حتی كہ اللہ كے بندوں میں كچھ لوگ ان كی جانب مائل ہو جائیں "

سب بال اكٹھے كر كے ایك سائڈ پر ركھنے كے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" بالوں كی مانگ نكالنے میں سنت یہ ہے كہ پیشانی كے وسط سے سر كے اگلے حصہ سے شروع كر كے مانگ

نکالی جائے، کیونکہ بالوں کی جہت آگے، پیچھے، اور دائیں بائیں ہوتی ہے، اس لیے مشروع مانگ کا طریقہ یہی ہے کہ سر کے درمیان سے نکالی جائے، لیکن سر کے ایك طرف سائڈ میں مانگ نکالنا مشروع نہیں، بلکہ اس میں غیر مسلموں سے مشابہت ہو گی، بلکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں بھی داخل ہو گا:

" دو قسمیں جہنمیوں کی ایسی ہیں جو میں نے نہیں دیکھیں وہ آدمی جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں کو مارینگے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہن رکھا ہو گا، لیکن ننگی ہونگی، وہ مائل ہونے اور دوسروں کی طرف مائل ہونےوالیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہونگے، نہ تو وہ جنت میں داخل ہونگی، اور نہ ہی اس کی خوشبو ہی پائینگی "

کچھ علماء کرام نے اس کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ: مائلات ممیلات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے بالوں ایك طرف کنگھی کرتی ہیں، اور ان کے علاوہ دوسری عورتیں بھی کنگھی کر کے ان جیسے بال ہی بناتی ہیں.

لیکن صحیح یہ ہے کہ مائلات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے اوپر واجب و فرائض سے ہٹی ہوئی ہوں مثلا شرم و حیاء اور دین سے ہٹی ہوں، اور ممیلات یعنی دوسری عورتوں کو اس سے ہٹائیں اور مائل کریں "

اور بعض اہل علم نے سر کے ایك طرف مانگ نکالنے سے منع کیا ہے، اور اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس میں کفار عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" سر کے ایك طرف مانگ نکالنے میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور کفار کے ساتھ مشابہت کرنے کی حرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 126).

اور اگر فرض کر لیا جائے کہ مثلا کسی دور میں سر کے ایك جانب مانگ نکالنا کافرہ اور فاجرہ عورتوں کی علامت تھی، پھر یہ خصوصیت زائل ہو گئی، اور مسلمان عورتوں میں بھی پھیل گئی، وہ اس طرح کہ ایسا کرنے والی کے متعلق کافرہ یا فاجرہ ہونے کا گمان ختم ہو گیا، تو اس وقت شبہ بھی زائل ہو چکا ہے، چنانچہ یہ حرام نہیں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ المیاسر الارجوان (یہ تکیہ کی طرح ہوتا ہے جو گھڑ سوار سواری کے وقت اپنے نیچے رکھتا ہے، اور یہ اعاجم استعمال کیا کرتے تھے): کے متعلق کلام کرتے ہوئےکہتے ہیں:

" اگر ہم یہ کہیں کہ اعاجم کے ساتھ مشابہت کی بنا پر یہ ممنوع ہے، تو یہ دینی مصلحت کے لیے ہے، لیکن یہ ان کی علامت اس وقت تھی جب وہ کفار تھے، پھر جبکہ اب یہ علامت ان کے ساتھ مخصوص نہیں رہی تو یہ معنی زائل اور

ختم ہو گیا، تو اس کی کراہت بھی ختم ہو گئی " واللہ تعالی اعلم. اھـ

دیکھیں: فتح الباری (1 / 307).

اور طیلسان (سبز رنگ کا لباس جو عجمی استعمال کرتے ہیں) زیب تن کرنے کو مشابہت قرار دینے والے کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں، کیونکہ یہ یہودیوں کا لباس تھا، جیسا کہ دجال والی حدیث میں بیان ہوا ہے، ابن حجر رحمہ اللہ ا سکا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اس سے استدلال کرنا اس وقت صحیح ہو گا جب طیالسہ یعنی برانڈی یہودیوں کا شعار ہو، اور اس دور میں یہ ختم ہو چکا ہے تو یہ چیز عمومی مباح میں داخل ہو گئی ہے " اھـ

دیکھیں: فتح الباری (10 / 274).

واللہ اعلم .